Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱؍

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم سہ شنبہ (منگل)

چندہ سالانہ بیرون پاکستان سے تیس روپے

۱۹ ؍ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۷ ؍ تبلیغ ۱۳۳۰ ھش	۲۷ ؍ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۳۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ فروری:۔ نواب عبد اللہ خان صاحب کا شام کا ضعف بدستور ہے۔ چار بجے سے پسینے شروع ہو جاتے ہیں۔ صبح کا وقت نسبتاً اچھا گذرتا ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ہز ایکسی لینسی کی ہدایت

لاہور ۲۶ فروری:۔ کل رات صوبائی سول سروس ایسوسی ایشن کے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر نے افسروں کو تلقین کی کہ وہ صوبہ کے آئندہ انتخابات میں سیاسی لیڈروں سے کسی قسم کا تعاون کرنے سے بھی احتراز کریں۔

پاکستان کی عظیم الشان مالی فتح

سرگودھا ۲۶ فروری۔ آج یہاں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان مسلم لیگ کے صدر وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ پاکستان و ہندوستان میں نیا تجارتی معاہدہ پاکستانی سکے کی قیمت کم نہ کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی مستحکم پالیسی کی عظیم الشان فتح ہے اور بالآخر ہندوستان نے اسے تسلیم کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہمارا اقدام صحیح تھا۔ اور یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ پاکستان اقتصادی لحاظ سے ایک مضبوط ملک ہے۔ آپ نے کہا۔ قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ مالی تکالیف کا سامنا تھا۔ لیکن پاکستان نے ان مشکلات کا ازالہ اپنے ہی ذرائع سے کر لیا۔ اور کسی بیرونی ملک سے مالی امداد کے لئے دست سوال دراز نہیں کیا۔

ہندوستان نے سرکاری طور پر پاکستانی سکے کی شرح تبادلہ تسلیم کر لی معاہدے کی تفصیلات کا اعلان

کراچی ۲۶ فروری۔ آج یہاں حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ ہندوستان نے پاکستانی سکے کی موجودہ شرح تبادلہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور کہ دونوں ملکوں میں موجودہ تجارتی معاہدہ اسی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ اب سٹیٹ بنک آف پاکستان مقررہ بیوپاریوں کی وساطت سے ہندوستانی روپے کی خرید و فروخت کرے گا۔ اور اسی طرح ریزرو بنک آف انڈیا پاکستانی سکے کا لین دین کرے گا۔ اور دونوں بنک ہر وقت سکوں کو سٹرلنگ پونڈ میں تبدیل کرا سکیں گے۔ ریزرو بنک آف انڈیا اور سٹیٹ بنک جلد ہی سکوں کے بارے میں کنٹرول کی پابندی کے سلسلے میں پالیسی کا اعلان کر دیں گے۔ اس شرح تبادلہ کی رو سے ایک سو پاکستانی سکے میں سٹیٹ بنک آف پاکستان ۱۴۴ روپے ۹ پائی ہندوستانی سکے خریدے گا۔ اور بیچتے وقت ایک سو تینتالیس روپے ۱۳ آنے چار پائی کو بیچے گا۔

معاہدے کی جن تفصیلات کا آج اعلان کیا گیا ہے۔ اس کی رو سے دونوں ملکوں میں باہم ملکوں میں سخت ضرورت کا مال درآمد و برآمد کیا جا سکے گا۔ پاکستان ہندوستان سے کثیر تعداد میں کوئلہ۔ لوہا اور فولاد۔ عمارتی لکڑی۔ سوت۔ پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء درآمد کرے گا۔ اور ہندوستان اس کے بدلے میں پاکستان سے اناج۔ پٹ سن۔ غیر معین مقدار میں کپاس۔ کھالیں وغیرہ درآمد کرے گا۔

آج سے پاکستان و ہندوستان باہم ایک دوسرے کو سہل الحصول کرنسی والے علاقے متصور کریں گے۔ اور معاہدے کے علاوہ خوردہ فروش قسم کی جو زائد اشیاء معاہدے میں آئی ہیں۔ ان کی درآمد و برآمد بالائسنس ہو سکے گی۔ اس تجارتی معاہدے کی رو سے پاکستان ہندوستان سے ۲ لاکھ ٹن کوئلہ اور دس ہزار ٹن پتھر کا کوئلہ۔ پندرہ ہزار ہاتھ سے بنے کپڑے کی گانٹھیں۔ ۷۵ ہزار کارخانے کے بنے ہوئے کپڑے کی گانٹھیں۔ اور پندرہ ہزار سوت کی گانٹھیں درآمد کرے گا۔ ہندوستان اس کے عوض میں کثیر مقدار میں اناج حاصل کرے گا۔ جس میں چار لاکھ ۵۰ ہزار ٹن چاول۔ ۲ لاکھ ۹۵ ہزار ٹن گندم حاصل کرے گا۔ پاکستان کو یہ بھی اختیار ہو گا۔ کہ جو معاہدے کی معینہ مقدار میں دس فی صدی اضافہ یا کمی کر سکے۔ البتہ معاہدہ کی رو سے فیصلہ شدہ گندم اور چنے کا آٹا بہت جلد ارسال کیا جائے گا۔ ہندوستان کو ایک غیر معین مقدار میں کپاس خریدنے کی اجازت ہو گی۔ اس کے علاوہ عام کھانے پینے کی چیزوں پر کوئی پابندی اور لائسنس نہیں ہو گا۔ جس میں سبزیاں۔ پھل۔ چھپی ہوئی کتب۔ رسالے۔ صابن۔ چولے۔ کھل۔ دیا سلائی اور دیگر چھوٹی چھوٹی اشیاء شامل ہیں۔ معاہدے کی مکمل تفصیلات کل پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن اپنی پریس کانفرنس میں بیان کریں گے۔ اس تجارتی معاہدے کا نفاذ آج سے شروع ہو گیا ہے۔ اور جون ۵۲ء کے آخر تک رہے گا۔

آج نئی دہلی سے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے معاہدے کا خیر مقدم کیا۔

ہندوستان کی حقیقت پسندی

کراچی ۲۶ فروری۔ آج وزیر خزانہ پاکستان نے ایک بیان میں حالیہ تجارتی معاہدے کو پاکستان و ہندوستان کے اقتصادی تعلقات کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی خوشگوار تبدیلی کے نام سے موسوم کیا۔ آپ نے کہا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ پاکستان اپنے سکے کی شرح تسلیم کر لئے جانے پر اظہار مسرت کرنے میں حق بجانب ہے۔ لیکن بلاشبہ ہندوستان بھی مستحق مبارکباد ہے۔ کہ اس نے حقیقت پسندی سے کام لیا۔

خنگلات کی کمی کو جلد پورا کیا جائے

لاہور ۲۶ فروری:۔ آج یہاں دوسری پنجاب جنگلات کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے جنگلات کی موجودہ کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کے سلسلے میں موثر ذرائع بروئے کار لانے پر زور دیا۔ آپ نے کہا اگرچہ اس سلسلے میں کافی سرگرمی کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بہت زیادہ مستعدی اور موثر عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ آپ نے افسران متعلقہ کو متوازن پالیسی کی تکمیل کے لئے اضلاعی حکام اور محکمہ انہار کے افسران سے براہ راست رابطہ پیدا کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے دوران تقریر میں اس اہم کام میں پوری پوری تائید و حمایت کا یقین دلایا۔ اور امید ظاہر کی کہ آنے والے [illegible]

ایک ہزار مہاجر ہندوستان روانہ ہو گئے

لاہور ۲۶ فروری۔ یوپی سے آئے ہوئے ایک ہزار مسلم مہاجرین کی ایک اور اسپیشل ٹرین ہندوستان جانے کے لئے آج صبح بادامی باغ کیمپ سے روانہ ہوئی۔ ساڑھے دس بجے کے قریب انہیں واہگہ اٹاری بارڈر پر ہندوستانی حکام کے حوالہ کیا گیا۔ معاہدہ دہلی ۱۹۵۰ء کے مطابق یہ مہاجرین ہندوستان واپس جا کر اپنے گھروں میں پھر آباد کئے جائیں گے۔

روانگی کے وقت پاکستان کی طرف سے مسٹر احمد رضا خان اندار سکوٹی مسٹر ایس۔ ایم۔ الٰہی اسسٹنٹ کلکٹر اینڈ کسٹمز لاہور اور حکومت پنجاب کے دیگر اہلکاروں نے مہاجرین کو الوداع کہا۔ ہندوستانی حکومت کی طرف سے ان کا استقبال کرنے کے لئے انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر کے سیکرٹری مسٹر آر۔ ڈی۔ سچنتی آئے ہوئے تھے۔ (سٹاف رپورٹر)

صوبائی انتخابات کے نتیجے میں ایک مستحکم حکومت وجود میں آ جائے گی جو سہولت سے اہم مسائل کے بارے میں طویل المیعاد سکیمیں مرتب کر سکے گی۔ اور یہ مسائل خاطر خواہ طریق پر حل ہو سکیں گے۔ (سٹاف رپورٹر)

چک جھمرہ کے مسلم لیگی امیدوار کے دو بیٹے زخمی کر دیئے
احراری کارکنوں کی بدعنوانیاں

ربوہ ۲۶ فروری۔ ربوہ مسلم لیگ کے سیکرٹری نے حسب ذیل تار بغرض اشاعت روزنامہ الفضل کے نام ارسال کیا ہے۔

احراری کارکنوں نے چک جھمرہ کے حلقہ انتخاب کے مسلم لیگی امیدوار مولوی عصمت اللہ کے دو بیٹوں کو چک جھمرہ میں چاقوؤں سے حملہ کر کے زخمی کر دیا ہے۔ اس ہنگامے کے بعد احراریوں نے ایک جلسہ منعقد کر کے عوام کو بھڑکایا۔ اور مولوی عصمت اللہ کے خلاف بھی سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایک تعلیمی لیکچر

لاہور ۲۶ فروری:۔ کل تعلیم الاسلام کالج میں مجلس عربی کے ایک جلسہ میں "تدلیسیات" کے موضوع پر رانا نصر اللہ احسان الٰہی کے مقالے کے بعد اس کا صدارتی تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ صاحب ایم اے پی ایچ ڈی صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی نے کالج کے عربی علم و ادب میں شغف کو سراہا۔ اور مجلس عربی کی کوششوں کی بہت تعریف کی۔

نشتر میڈیکل کالج کے لئے چندہ

لاہور ۲۶ فروری:۔ ایک اطلاع کے مطابق ڈپٹی کمشنر ملتان نے نشتر میڈیکل کالج اور ہسپتال فنڈ میں مزید رقوم فراہم کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ آپ نے اگلے دن وکلاء کی ایسوسی ایشن کو خطاب کیا۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے اٹھارہ ہزار روپیہ کے وعدے لکھائے۔

پشاور ۲۶ فروری:۔ آج یہاں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم سرحد نے انکشاف کیا۔ کہ وارسک پروجیکٹ کے لئے مرکزی حکومت نے ۱۲ کروڑ کی آخری منظوری دے دی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

وعدہ کے بعد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

(۱) مغربی پاکستان کے لئے وعدہ کی آخری تاریخ گزر چکی ہے۔ اب آپ کو وعدہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

(۲) اگر آپ کے ذمہ سال سولہ یا چھٹے سال کا بقایا ہے تو یاد رہے آپ کا نئے سال کا وعدہ اس شرط پر منظور کیا گیا ہے کہ آپ یہ بقایا ۳۱ اپریل ۱۹۵۱ء تک ادا کر دیں گے۔ اس کے لئے آپ کو ابھی سے کوشش فرمانی چاہیئے۔ اور خدا تعالے کے اس قرض سے جلد سے جلد سبکدوش ہو جانا چاہیئے۔

(۳) اگر آپ کے سابقہ سالوں کے تمام وعدے ادا شدہ ہیں۔ تو اپنے ہمسایہ بھائی کو تحریک فرمائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدال علی الخیر کفاعلہ نیکی کی تحریک کرنے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔

(۴) اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھیں۔ کوشش کریں کہ نئے سال کا وعدہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک ادا ہو جائے۔ اس تاریخ تک ادائیگی کرنے والے دوست سابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہونگے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں:۔

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپکا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

وکیل المال ثانی ربوہ

تحریک چندہ خاص (برائے تعمیر پختہ چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان) میں

دنیا کا ہر احمدی حصہ لے سکتا ہے

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان و بیرون کو پیشتر ازیں بذریعہ اخبار چندہ خاص کی تحریک بھجواتے ہوئے فوری وعدے اور ادائیگیوں کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے ہندوستان کے ہر کمانے والے احمدی دوست کی طرف سے سو فیصدی ادائیگی چھ ماہ تک ہونی چاہیئے۔ پاکستان اور دیگر بیرون ہند جماعتوں کے احباب کو چندہ خاص کے حصہ اخراجات تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔

بہشتی مقبرہ کا وجود شعائر اللہ میں سے ہے اور اسکی حفاظت و احترام کی اہمیت اس امر کی مقتضی ہے کہ کوئی احمدی دوست تعمیر پختہ چاردیواری کے ثواب میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

احباب کو چاہیئے کہ ادائیگی وعدہ کے لئے میعاد کی آخری تاریخ کا انتظار نہ فرماویں تا کمی فنڈ کی وجہ سے اس اہم کام کی بروقت تعمیل میں روکاوٹ پیدا نہ ہو۔

مجھے پوری امید ہے۔ کہ جماعتوں کا ہر چھوٹا بڑا مرد و عورت اس تحریک میں حصہ لے گا۔ ایسے احباب جن کا کوئی ذریعہ آمد نہ ہو۔ ان کو بھی کچھ نہ کچھ دے کر اس تحریک میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کے لئے تحریک

احباب کرام! آپ جانتے ہیں کہ اس پر آشوب زمانہ میں صیغہ نشر و اشاعت کو مضبوط کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ دشمن تحریر اور تقریر کے ذریعہ فضا کو ہمارے خلاف مسموم کر رہا ہے پس جب تک ہم اس کا تریاق مہیا نہ کر لیں ہم اپنے فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کریں گے۔ مگر ہم اس فرض کو ادا نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم نشر و اشاعت کے فنڈ کو کافی مضبوط نہ کر لیں

موجودہ حالات میں ہم اندازاً چار ٹریکٹ ہر ماہ کم از کم پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ گویا بیس ہزار ٹریکٹ ہماری طرف سے ہر ماہ مغربی پاکستان میں تقسیم کئے جاتے ہیں مگر یہ تعداد ہماری ضرورت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ تبلیغ احمدیت میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ صیغہ نشر و اشاعت کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ سودی روپیہ کی رقم بھی اشاعت کی غرض کے لئے صرف کی جاتی ہے۔ ہر دوست اپنی تجارت میں بھی نشر و اشاعت کا حصہ مقرر کر سکتے ہیں۔

ہمارے مکرم دوست جناب خان صاحب منشی برکت علی صاحب سابق جائنٹ ناظر بیت المال نے بارہ ہزار روپیہ نفع مند کام پر لگایا ہوا ہے۔ انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں درخواست کی کہ اس رقم میں سے نصف رقم (یعنی چھ ہزار روپیہ) کا منافعہ ان کی اہلیہ مرحومہ کے نام صدقہ جاریہ کے طور پر کسی ایسی جگہ لگا دیا جائے۔ جس کا انہیں ہمیشہ ثواب ملتا رہے۔ حضور نے فرمایا اس وقت تبلیغ کی بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ جو روپیہ صدقہ جاریہ کے طور پر دینا چاہتے ہیں۔ وہ نشر و اشاعت میں لگا دیں۔ تا کہ اس سے تبلیغی لٹریچر شائع ہو۔ چنانچہ مکرم خان صاحب موصوف نے حضور کے اس ارشاد کے مطابق چھ ہزار روپیہ کا منافع اپنی اہلیہ مرحومہ کی طرف سے ہر سال نشر و اشاعت کو ادائیگی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب کو جہاں اس نیک مثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ وہاں خان صاحب کی اہلیہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ نیز خان صاحب بھی دعا کے مستحق ہیں۔ جو اس بڑھاپے میں بھی تبلیغ کا اپنے اندر اس قدر شوق رکھتے ہیں۔ کہ صیغہ نشر و اشاعت سے ٹریکٹ حاصل کر کے بہام اپنے غیر احمدی عزیزوں اور دوستوں کو بھیجتے رہتے ہیں۔

(مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

سرحد کی جماعتوں کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی مجلس انتخاب کا اجلاس مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۱ء کو بروز اتوار بوقت گیارہ بجے دن کے مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہو گا۔ جس میں پراونشل امیر اور دیگر عہدہ داران کا جدید انتخاب ہو گا۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے استدعا ہے کہ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔ اس اطلاع کی رسیدگی سے خاکسار کو جلد مطلع فرمائیں۔

خاکسار محمد الطاف جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد۔ ہیڈ کلرک سنٹرل سرکل پشاور

ولادت

(۱) ۹ تبلیغ بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالے نے میرے چھوٹے بھائی چوہدری فضل کریم صاحب سٹینو گرافر گورنمنٹ ہاؤس لاہور کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ نومولود کی ولادت ان کے لئے اور دین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔ محمود احمد ناصر اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس R.W.N. کیمبل پور (۲) ۱۳ فروری ۱۹۵۱ء کی شب کو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے ملک بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حبیب آباد کو فرزند عطا فرمایا۔ اللہ تعالے نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ اے کے خان دیہاتی مبلغ سبی بلوچستان (۳) ۸ فروری کو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مولوی عبد الحق صاحب آف ننگل مبلغ مغربی افریقہ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے حمید الحق نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ عطاء اللہ بلاک ب ربوہ (۴) خاکسار کے بھائی جان کے ہاں اللہ تعالے نے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں

محمد صالح نور مولوی فاضل واقف زندگی لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

۲۷ فروری ۱۹۵۱ء

یہ علماء حکومت پر قابض ہونا چاہتے ہیں

اہلحدیث کے ترجمان "الاعتصام" کے مدیر نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔

ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے موجودہ قانون کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کے لئے ایک کمیٹی کی طرح ڈالدی ہے۔ جس کے ایک رکن رکین حضرت علامہ سید سلیمان ندوی بھی ہیں (الاعتصام ۲۳ فروری ۱۹۵۱ء)

اس کے بعد ایک طویل اور پیچ در پیچ اسلامی قانون کی مغربی قانون سے امتیازی حیثیت اور اور ان کی تدوین کے پیچ پیچ غلط فرماکر مدیر محترم فرماتے ہیں۔

اس لئے پہلے ان اصولوں کو طے ہونا چاہیئے۔ اور اس کے بعد تعزیرات کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ گورنمنٹ سے اس سلسلہ میں ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ سوچی اور سمجھی ہوئی تدبیروں کے ماتحت اسی ڈھب کی چالیں چل رہی ہے۔ تاکہ پاکستان میں غیر ضروری بحثوں کو چھیڑ کر وقت ضائع کیا جائے۔ اور اس طرح اسلامی زندگی کی آمد آمد کو روکا جائے۔ ہمیں حضرت علامہ کی خدمت میں گزارش کرنا ہے کہ آپ کی جلالت قدر علمی بصیرت اور ژرف نگاہی سے یہ توقع ہرگز نہیں ہے۔ کہ ارباب اختیار آپ کے بل بوتے پر اپنی نااہلی سست رفتاری اور نیت کے بگاڑ پر پردہ ڈال سکینگے ہمیں آپ سے مؤدبانہ درخواست کرنا ہے کہ اگر آپ پاکستان میں رہنے کی نیت سے تشریف لائے ہیں تو علی الراس والعین۔ اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ آپ یہاں اقامت اختیار فرمائیں صرف ایک چیز کا خیال رکھیئے کہ آپ کے گرانقدر مشاغل پر حکومت کے بلند و بالا ایوانوں کی پرچھائیں نہ پڑنے پائے جس طرح اعظم گڑھ میں رہ کر آپ نے دار المصنفین کو پروان چڑھایا ہے۔

اسی طرح کے ایک علمی ادارے کی اگر یہاں آپ طرح ڈالدیں تو یہ بہت ہے۔"

(الاعتصام گوجرانوالہ ۲۳ فروری ۱۹۵۱ء)

یہ مولوی سلیمان ندوی صاحب وہی ہیں جن کو صدر بناکر چند خود ساختہ علماء کی مجلس نے "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" گھڑے ہیں۔ جن کو بڑی شد و مد کے ساتھ مودودی صاحب نے اور "الاعتصام" نے بھی شائع کیا ہے مندرجہ بالا حوالہ سے ثابت ہوجاتا ہے۔ کہ ان علماء کا باہم کس قدر اتحاد ہے ابھی کل ہی حضرت علامہ سلیمان ندوی اس قابل تھے کہ اسلامی قانون کے اصولوں کا متفقہ فیصلہ کرنے والی مجلس آپ اپنا صدر منتخب کرتی ہے۔ اور آپ کی صدارت میں وہ لاجواب اصول گھڑتی ہے۔ جن کو بزعم خود اسی "الاعتصام" کے مدیر محترم لاجواب اور مثالی اسلامی قانون کے بنیادی اصولوں کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور آج انہی مولوی سلیمان صاحب ندوی کو محمد حنیف صاحب ندوی یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ آپ بس اعظم گڑھ کے دار المصنفین کا سا کوئی شغل یہاں پاکستان میں بھی اختیار کریں اور حکومت کو قانون اسلامی بنانے میں کوئی مدد نہ فرمائیں۔

جو "اسلامی مملکت کے اصول" ۳۱ علمائے اسلام نے متفقہ طور پر مولوی سلیمان صاحب ندوی کی صدارت عالیہ میں تدوین فرمائے ہیں۔ ہم الفضل میں ان اصولوں کی خامیاں مجملاً بیان کرچکے ہیں۔ دراصل مودودی صاحب اور مولوی محمد حنیف صاحب جیسی احراری ذہنیت رکھنے والے علماء جماعت احمدیہ جیسی فعال جماعت کے مقابلہ میں عملاً شکست کھا چکے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اب حکومت اسلامی کا قانون ایسے بنیادی اصولوں پر بنوایا جائے۔ جس سے ان نام نہاد خونی علماء کا قبضہ حکومت کی مشینری پر ہوجائے۔ اور وہ طاقت پر قبضہ حاصل کرکے احمدیہ جماعت سے اپنی شکست خوردگی کا بدلہ لے سکیں۔ یہ ناکارہ علماء دراصل جنہوں نے صدیوں سے مسلمانوں کو صحیح اسلام سے محروم کر رکھا ہے۔ اور اپنے خونی اصولوں سے دنیا کی نظر میں اسلام کو حقیر اور بدنام بنا رکھا ہے چاہتے ہیں کہ جس طرح جہاد بالسیف اور قتل مرتد کے نام پر وہ اسلامی کہلانے والے بادشاہوں سے بے گناہوں پر ظلم و ستم کرواتے چلے آئے ہیں۔ اور حضرت امام احمد حنبل رحؒ امام ابو حنیفہ رحؒ جیسے علمائے حق اور حضرت مجدد الف ثانی رحؒ جیسے مجددین کو حکومتوں سے . . . سزا دلواتے رہے ہیں۔ اور اپنی خود ساختہ شریعت کا مختلف زمانوں میں بڑے بڑے علمائے حق کو شکار کرتے چلے آئے ہیں۔ اسی طرح اب پاکستان میں بھی ایسے بنیادی اصول بنوائے جائیں۔ جن کی آڑ میں وہ معصوم اور فعال جماعت احمدیہ کو پہلے تو اقلیت قرار دلاسکیں۔ اور پھر اس پر ارتداد کا جرم عائد کرکے احمدیت میں داخل ہونے والوں کے قتل کے محضر نامہ لکھیں۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ترقی مسدود کرکے اس کو تہس نہس کردیا جائے

"مسلمہ اسلامی فرقوں" کی اصطلاح محض اس لئے گھڑی گئی ہے۔ اور پھر غیر مسلموں کو تبلیغ کا حق اس لئے نہیں دیا گیا حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اسلام کا کوئی ایسا اصول ہے۔ جس سے مسلمہ اور غیر مسلمہ اسلامی فرقوں کو جانچا جاسکے۔ اور نہ اسلام کسی دین کے حق تبلیغ کو چھینتا ہے۔ بلکہ وہ ہر ایک دین کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ اسلام کے اصولوں کے مقابلہ میں اپنے اصولوں کو پیش کرے اسلام کے اصول جاودانی ہیں۔ وہ عقل انسانی کی کسوٹی پر بھی صحیح ثابت کئے جاسکتے ہیں۔ اسلام نہ کسی باطل دین سے ڈرتا ہے۔ اور نہ کسی سائنسی اور فلسفیانہ نظریہ سے خوفزدہ ہے۔ وہ تو صاف لفظوں میں چیلنج کرتا ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم نازل ہونے سے ہدایت گمراہی سے صاف صاف ممیز ہوچکی ہے۔ کسی قسم کے جبر و اکراہ کی ضرورت نہیں۔ من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہوجائے۔

علمائے سوء نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے فیج اعوج کے ہزار سال میں شریعت اسلامیہ کو اس رواداراانہ صفت سے بالکل محروم کردیا ہے حتیٰ کہ جہاد بالسیف اور قتل مرتد جیسے خود ساختہ اصولوں کے لئے قرآن کریم کی آیات بینات کو بھی منسوخ قرار دے دیا۔

اب جب سے مسیح موعود علیہ السلام نے تحدی سے اعلان کیا ہے کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ تو یہ علمائے سوء یہ جرأت تو نہیں کرسکتے کہ قرآن کریم کی کسی آیت کو منسوخ کہہ سکیں۔ مگر بدعتی تاویلوں اور غیر مکمل روایات کی بناء پر اپنے ان غیر اسلامی ظالمانہ مسائل کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے وہ چاہتے ہیں کہ بنیادی اصولوں میں "غیر مسلمہ اسلامی فرقوں" کی اصطلاح گھسیڑ دی جائے۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ اس کی آڑ میں خاص کر جماعت احمدیہ کو غیر مسلمہ اسلامی قرار دے کر اقلیتوں میں شامل کردیا جائے۔ تاکہ خونریزی کا بازار گرم کیا جاسکے۔

مولوی محمد علی صاحب جالندھری۔ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی جو سونی صدی احراری ہیں۔ مودودی صاحب اور اسی قبیل کے دوسرے احراری ذہنیت رکھنے والے علماء مولوی سلیمان صاحب ندوی کو فریب دے کر ایک ایسی مجلس کا صدر بنانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ جس نے کراچی میں بیٹھ کر بزعم خود ایسے "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" گھڑ ڈالے ہیں۔ جو اصول جیسا کہ ہم عرض کرچکے ہیں صرف اس قدر اسلامی ہیں کہ ان میں اللہ تعالےٰ، کتاب اور سنت کا نام آگیا ہے باقی تقریباً تمام باتیں اشتراکیت، فاشزم یا اور اسی قسم کے لادینی اصولوں سے لی گئی ہیں۔

اب معلوم ہوتا ہے کہ مولوی سلیمان صاحب ندوی نے علماء سوء کے اس فریب کو بھانپ لیا ہے۔ اور اسی لئے انہوں نے حکومت پاکستان کی مقررہ کمیٹی کی رکنیت قبول فرمالی ہے۔ اس پر "الاعتصام" کے مدیر محترم کو بہت غصہ آیا ہے۔ اور اپنے فریب کا بھانڈا پھوٹتا دیکھ کر اب اسی شخصیت کو مطعون کرنے لگے ہیں۔ جس کو بڑے فخر کے ساتھ علماء کی کراچی والی مجلس کا صدر منتخب کیا گیا تھا۔

امتحان میں کامیابی کیلئے درخواستِ دعا

مندرجہ ذیل طلباء امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ اور احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۱) مبشر احمد باجوہ ابن رشید احمد صاحب باجوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ
(۲) رشید احمد ارشد " " "
(۳) نذیر احمد ساجد " " "
(۴) محمد اقبال کیمبل پوری " " "
(۵) محمد منیر " " "
(۶) رشید احمد مہاجر ایم۔ بی ہائی سکول لاہور
(۷) صادقہ ابراہیم گنج مغلپورہ
(۸) شفیق احمد خان ملک بٹالوی کوئٹہ
(۹) عبد الرب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ
(۱۰) محمد افضل سرگودھی " " "
(۱۱) محمد منشا طارق " " "
(۱۲) عبد المجید صاحب لاہور

احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

کیا زمیندار کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے

اگر نہیں

تو اسکی اصلاح کے صحیح طریقے کیا ہیں

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(۲)

یورپ کا زمیندار دودھ بلوتا ہے نہ کہ دہی اور یا تو اس کی بالائی فروخت کر دیتا ہے یا اس کی بالائی سے مکھن بناتا ہے۔ لیکن ہمارا زمیندار دودھ کو کاڑھتا ہے۔ پھر اس سے دہی جماتا ہے۔ پھر اسکو بلوتا ہے۔ اور بہت سا وقت اپنی بیوی کا خرچ کرا دیتا ہے۔ اسی طرح وہ کھاد جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے پیداوار کا ذریعہ بنائی ہے۔ اسے ایندھن کے طور پر خرچ کر لیتا ہے۔ گورنمنٹ کے افسر اس کے سامنے لیکچر دیتے ہیں کہ اس کھاد کو استعمال نہ کرو یہ قیمتی چیز ہے۔ لیکن وہ کبھی اس پر غور نہیں کرتے۔ کہ کوئی ایسی باقاعدہ جد وجہد کی جائے کہ جس سے زمیندار کو اپنے گھر کی ضرورتوں کے لئے لکڑی آسانی سے مہیا ہو جائے۔ میرے خیال میں وہ جائز ضرورتیں جن کے ماتحت حکومت جبر کر سکتی ہے۔ خواہ عدالت کے ذریعہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ دو دو تین تین گاؤں جن کی سرحدات ملتی ہوں۔ ان میں ایک رقبہ چن کر ایک سوختنی اور تعمیری لکڑی کے درختوں کا ذخیرہ بنایا جائے یا اگر اس میں دقت ہو۔ تو ایک ایک گاؤں میں ایسا ذخیرہ بنا دیا جائے تا ایسے قواعد کے ماتحت جو تجویز کئے جا سکتے ہیں۔ مفت یا معمولی سی قیمت پر لکڑی جلانے اور گھروں اور مکانوں وغیرہ کے استعمال کے لئے مل سکے۔ اگر یہ انتظام کیا جائے۔ تو پھر زمیندار کو کھاد سنبھال کر رکھنے کی تلقین جائز بھی ہو سکتی ہے۔ اور شاید وہ کوئی مفید نتیجہ بھی پیدا کرے (میں نے حال میں پاکستان حکومت کا ایک اعلان پڑھا ہے کہ ہر زمیندار ہر ایک ایکڑ میں چار درخت لگائے اور اس مقدار کو قائم رکھے اور حکومت کی اجازت کے بغیر نہ کاٹے۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ لیکن یقیناً اس سے وہ نتائج پیدا نہ ہوں گے جو میری تجویز سے پیدا ہوں گے) یہ تو میں نے ایک مثال دی ہے۔ ورنہ ایسے کئی ذرائع ہیں جن سے کام لے کر زمیندار کے اندر بیداری پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور اسے محسوس کرایا جا سکتا ہے کہ یہ کام اسکے فائدہ کا ہے

اور یہ کہ اس ذریعہ کو اختیار کئے بغیر وہ کبھی بھی اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ کام ایسا نہیں کہ جو بڑے بڑے محکمے بنا کر کیا جائے میری رائے میں ہمارے بہت سے کام اسلئے رہ جاتے ہیں کہ ہم ان کے لئے بڑے بڑے محکمے بنا دیتے ہیں۔ زمیندار اور ان محکموں کے افسروں میں اتنا ہی بُعد ہوتا ہے۔ جتنا زمین کے رہنے والوں اور سورج کے درمیان بُعد ہے۔ میں نے سر سکندر حیات خاں کے زمانہ میں ان کو اس نقص کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور میرے کہنے پر انہوں نے سب انسپکٹر زراعت اور زراعتی مقدموں کا طریقہ جاری کیا تھا۔ لیکن وہ طریقہ بھی کامیاب نہیں ہو رہا۔ کیونکہ اب تک اس محکمہ اور زمیندار میں برابری کا تعلق قائم نہیں ہؤا۔ ابھی ہمارا زمیندار اتنا گرا ہؤا ہے کہ ایک مقدم بھی اس کے لئے ایک سرکاری افسر ہے اور بجائے اس سے کچھ سیکھنے کے وہ اس کی آمد پر اسکی روٹی پانی کے فکر میں ہی اپنا وقت گذار دیتا ہے۔

سڑکوں اور ذرائع آمد و رفت کی کمی

دوسری چیز جس کی وجہ سے ہمارا زمیندار ترقی نہیں کر رہا اور نہیں کر سکتا۔ وہ یہ ہے۔ کہ دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں ہمارے ملک میں سڑکوں اور دوسرے ذرائع آمد و رفت کی بہت کمی ہے۔ پنجاب میں تو صرف چھوٹے دیہات میں یہ دقت ہے مگر سندھ میں تو یہ حالت ہے کہ بڑے بڑے قصبات اور سینکڑوں میل کے علاقے بغیر سڑکوں کے ہیں۔ سندھ کے ایک نہایت ہی اہم ضلع میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جیزاتی کاموں کے لئے بہت سی زمین خریدی گئی۔ وہاں کچھ زمین میں نے بھی خریدی ہوئی ہے۔ وہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جانے کے لئے کوئی سڑک میسر نہیں۔ صرف نہر والوں کی مہربانی سے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں۔ ورنہ شاید ہوائی جہاز کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ لیکن جب ہمارے زمیندار ہوائی جہاز رکھ سکیں گے۔ تو شاید میرا یہ باب اس وقت ایک بے کار چیز سمجھا

جائے گا۔ اسباب کا نتیجہ یہ ہے کہ سبزی ترکاری اور پھل لوگ نہیں بو سکتے۔ کیونکہ یہ چیزیں سڑ جاتی ہیں۔ اور کسی ایسی جگہ پر نہیں پہنچ سکتیں جہاں اس کے خریدار موجود ہیں۔ اور دوسرا نقص یہ ہوتا ہے کہ شہروں کے لوگوں کے پاس بھی چونکہ سبزی ترکاری کم پہنچتی ہے۔ اس لئے سبزی ترکاری کے استعمال کی عادت نہیں رہتی اسلئے اگر کسی وقت سبزی وہاں پہنچ بھی جائے تو وہ اس کے خریدنے سے بے رغبتی ظاہر کرتے ہیں۔ تیسرا نقص یہ ہوتا ہے کہ زمیندار چونکہ سبزی ترکاری محض اسلئے بو سکتا ہے۔ کہ اسکے بارے میں اسے روپیہ ملے۔ جب اسکی سبزی ترکاری نہ منڈی تک پہونچ سکتی ہے۔ نہ فروخت ہو سکتی ہے۔ تو وہ سبزی ترکاری بوتا نہیں اور اس فائدہ سے محروم ہو جاتا ہے جو سبزی ترکاری کو بونے کی صورت میں اور اس کا کچھ حصہ خود اپنے گھر میں استعمال کر کے وہ اٹھا سکتا تھا۔ اور جس کی وجہ سے اس کے تمام افراد میں ایک بیداری اور ہوشیاری پیدا ہو سکتی تھی۔

صنعت و حرفت کا کم ہونا اور بے موقع ہونا

تیسری وجہ زمینداروں کی حالت کی خرابی کی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں صنعت و حرفت کی بہت کمی ہے۔ یورپ کے لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تمہارا ملک زراعتی ہے۔ تمہیں زراعت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ اسباب کا جواب نہیں دیتے کہ ہم زمین لائیں کہاں سے؟ ہمارا ملک بے شک زراعتی ہے۔ لیکن جتنے آدمیوں سے ہمارے ملک کی زراعت کے کام کو چلایا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ آدمی ہمارے ملک میں پایا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایک روپیہ کے پیدا کرنے پر بجائے ایک آدمی کے ہمارے دو یا تین آدمی لگے ہوئے ہیں ان دو یا تین آدمیوں کو آسانی کے ساتھ دوسرے کاموں کے لئے فارغ کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کے لئے اور کام کوئی نہیں۔ اسلئے وہ بجائے بے کار بیٹھنے کے اپنے بھائی کے ساتھ اس کا ایک ہی لقمہ بانٹنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں در حقیقت زمین کا بڑھانا یا آدمیوں کا کم کرنا دونوں میں سے ایک قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ اور دوسرا قانونِ شریعت کے خلاف ہے۔ پس اس کا علاج جو آج بھی کام دے سکتا ہے۔ اور آج سے ہزار سال بعد بھی کام دے سکتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ صنعت و حرفت کو ترقی دی جائے۔ اور صنعت و حرفت

کو ایسے طور پر ملک میں پھیلایا جائے کہ زائد زمیندار آبادی آسانی سے اس طرف متوجہ ہو سکے۔ صرف بڑے بڑے شہروں میں صنعت و حرفت کا محدود کر دینا یا تو ان ملکوں میں ممکن ہوتا ہے جو بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور جن کی ساری آبادی سمٹ کر شہروں میں آجاتی ہے۔ جیسے انگلینڈ ہالینڈ اور بلجیم۔ اور یا پھر ایسے ملکوں میں ممکن ہوتا ہے۔ جہاں صنعت و حرفت اور زمینداری کو ستوازی ترقی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ دونوں آزادانہ ترقی کر سکتی ہیں۔ جیسے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کینیڈا یا ارجنٹائنا یا ایسے ملکوں میں ممکن ہوتا ہے۔ جو ملک یہ فیصلہ کر چکے ہوتے ہیں۔ کہ زمینداری کی طرف توجہ کرنا ہمارے لئے بالکل عبث ہے۔ ہم اس میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ ہمارا ملک ان تینوں ملکوں میں سے نہیں اس لئے ہمارے ملک کی صنعت و حرفت تبھی پورے طور پر فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ جبکہ اسے ملک میں ایسے طور پر پھیلایا جائے کہ زمیندار آبادی اپنے کاموں کو چھوڑے بغیر صنعت و حرفت میں مزدوری کر سکے۔ اور اسکی دلچسپیاں اپنی زراعت کے ساتھ بھی باقی رہیں۔ غور کرنے سے کئی قسم کی صنعتیں ایسی نکل آئیں گی۔ جن کو ملک میں پھیلایا جا سکے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ مجبوراً ذرائع حمل و نقل کو وسیع کرنا پڑے گا۔

زمینداروں کی مزدوری کے کاموں سے نفرت

ایک وجہ زمینداروں کی غربت کی ان کی مزدوری کے کاموں سے نفرت ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ زمیندار خواہ کتنا غریب ہے۔ ہمارے ملک میں اس کے دل میں یہ احساس پیدا کیا گیا ہے کہ وہ سب سے معزز وجود ہے۔ اور مزدور کا نام کمین رکھ دیا گیا ہے۔ اب یہ سردار کمین بننے کی طرف کبھی رغبت نہیں کر سکتا۔ یہ قومی برتری اور قومی کمتری کے غیر متناہی سلسلے جو ہمارے ملک میں پیدا ہیں جب تک ان کو بڑے زبردست پراپیگنڈا کے ساتھ ختم نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک زمینداروں کا احساس برتری تو پرورش پاتا جائے گا۔ لیکن وہ اور اس کا خاندان پرورش نہیں پا سکے گا۔

درخواست دعا:- میری اہلیہ بعارضہ بخار قریباً دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب نہایت دردمندانہ دل سے دعا فرمائیں۔

(مستری داد محمد رام نگر لاہور)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ شہادت (اپریل) ۱۳۳۰ ہش ۱۹۵۱ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ کر لیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	عہدیداران
۱	جیکب آباد (سندھ)	پریذیڈنٹ	ملک بشیر احمد صاحب
		سیکرٹری مال	سید عبد العزیز صاحب C/o ملک سردار خان صاحب اینڈ برادرز میونسپل روڈ
۲	کہوٹہ ضلع راولپنڈی	پریذیڈنٹ	قریشی محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر
		سیکرٹری مال	میاں غلام رسول صاحب مدرس پرائمری سکول
۳	جامن براستہ مغلپورہ لاہور	پریذیڈنٹ	خواجہ معین الدین صاحب
		سیکرٹری مال	چوہدری خیر الدین صاحب دوکاندار
		″ تعلیم و تربیت	چوہدری امیر الدین صاحب
۴	بھلوال ضلع سرگودھا	پریذیڈنٹ	سید غلام حسین شاہ صاحب
		سیکرٹری تبلیغ	ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے
		″ مال	مولوی فضل احمد صاحب
		″ امور عامہ	ڈاکٹر محمد الدین صاحب کریم منڈی بھلوال
۵	ملتان چھاؤنی	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم نواں شہر ملتان
		وائس پریذیڈنٹ	محمد اکرام اللہ صاحب امیگا ریڈیو کمپنی
		جنرل سیکرٹری	غلام حسن خان صاحب ہیڈ ماسٹر چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی
		سیکرٹری مال	بابو شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک
		″ تبلیغ	مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل جنرل سٹورز کمپنی ملتان چھاؤنی
		″ تعلیم و تربیت	مولوی علی محمد خان صاحب ٹیچر چاہ بوہڑ والا
		″ امور عامہ	چوہدری عبد الشکور صاحب ریڈیو الیکٹرک سنٹر
		″ وصایا	عبد الرشید صاحب قمر امیگا ریڈیو کمپنی
		″ تحریک جدید	بابو شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک
		امین	چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب
		آڈیٹر	عبد الرشید احمد صاحب ملک آڈیٹر پی اے او۔ سی ملتان چھاؤنی

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
۶	چک ۹۳ G.B. ہارون آباد ریاست بہاولپور	پریذیڈنٹ	چوہدری دین محمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب
		سیکرٹری مال	غلام محمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب
		″ تعلیم و تربیت	مستری رحمت اللہ صاحب
		″ تبلیغ	″ ″ ″
		امین	چوہدری دین محمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب
۷	ڈوہان ڈاکخانہ نوتار ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	علی محمد صاحب ولد مولا بخش صاحب
		سیکرٹری مال	مہر الدین صاحب
۸	روہڑی سندھ سمنٹ ورکس	پریذیڈنٹ	سید محمد حسین شاہ صاحب
		سیکرٹری مال	مشتاق عالم صاحب
		″ تعلیم و تربیت	محمود عالم صاحب
۹	ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	پریذیڈنٹ	میاں محمد جمال صاحب
		سیکرٹری مال	مولوی نور الدین صاحب
		″ تعلیم و تربیت	میاں احمد دین صاحب
		″ دعوت و تبلیغ	ملک محمد دین صاحب
		″ تحریک جدید	″ ″ ″
		″ امور عامہ	ماسٹر محمد اسمعیل صاحب
		″ ضیافت	میاں اللہ لوک صاحب
۱۰	حسن بادہ ضلع لاڑکانہ سندھ	سیکرٹری امور / آڈیٹر	فضل محمد خان صاحب
۱۱	منٹگمری	سیکرٹری مال	ملک نذیر احمد خان صاحب
		″ تبلیغ	مرزا احمد بیگ صاحب
		″ تعلیم و تربیت	میاں عظیم اللہ صاحب
		″ امور عامہ	چوہدری شہاب الدین صاحب
		″ وصایا	میاں ناصر علی صاحب
		″ ضیافت	ماسٹر عبد الحق صاحب ناظر
		آڈیٹر	ملک حنیف احمد خان صاحب
		امام الصلوٰۃ	ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۲	Anjuman Ahmadiyya Eastern Pakistan 4, Bakshi Bazar Dacca	جنرل سیکرٹری	Mr. Mohd Mustfa Ali Sb
		سیکرٹری تبلیغ	" Daulat Ahmad Sahib
		″ تعلیم و تربیت	" Abdul Latif Sahib
		سیکرٹری مال	Dr Mohd Musa Sahib
		″ امور عامہ	Mr Qazi Khalil ur Rahman Sahib
		″ تحریک جدید	Mr Mirza Ali Sahib
		″ وصایا	
		آڈیٹر	" Nazir Ali Sahib
		سیکرٹری تالیف و تصنیف	" Abdul Hafiz Sahib
		سیکرٹری امور خارجہ	" Mokhtar Ahmad Sahib
۱۳	ربوہ	جنرل پریذیڈنٹ	مولوی جلال الدین صاحب شمس

"مرزائیت سے توبہ" کی حقیقت

(از ابو النظیر مولانا عبد الرحمن صاحب مبشر سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

"مرزائیت سے توبہ" کے عنوان سے لاہور کے ایک سہ روزہ اخبار میں جو اکثر احراری اخبار آزاد اور روزنامہ زمیندار کے پس خوردہ سے پیٹ بھرنے کا عادی ہے مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"آج نہایت معتبر حلقوں سے معلوم ہوا کہ ڈیرہ غازیخاں کے مشہور اور دیرینہ مرزائی ملک غلام رسول صاحب شوق سابق ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب نے مرزائیت سے توبہ کر لی اس طرح جماعت مرزائیہ ڈیرہ غازیخاں کا ایک شہ مینارہ خاک کا تودہ بن کر نیچے آرہا ... معلوم ہوا ہے کہ .... جناب شوق صاحب نے اس کا اظہار خواجہ نظام الدین صاحب تونسہ شریف کے حضور میں کرتے ہوئے مورخہ ۹ فروری کی شب کو مولانا فضل حق قریشی بانی انجمن نعمانیہ ڈیرہ غازیخاں کے سامنے توبہ کی۔ الغرض پنجاب اسمبلی کی ممبری کے نشہ نے بڑے بڑوں کے کس بل نکال کر رکھ دیئے ہیں"

(دعوت مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۵۱ء)

جس اخبار میں مندرجہ بالا خبر شائع ہوئی ہے اول تو اس اخبار کا نام ہی اس خبر کے جھوٹا ہونے کا کافی ثبوت ہے

(دوم) جو لوگ محترم شوق صاحب کے کیریکٹر سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ اس خبر سے کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہو سکتے۔ البتہ ناواقف لوگ ممکن ہے کہ کسی غلط فہمی کا شکار ہوں۔ اسلئے ان کی خاطر ذیل کی سطور لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

راقم الحروف کو چونکہ گذشتہ دنوں اس قسم کی افواہوں کی بناء پر دو تین مرتبہ محترم شوق صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے اس لئے اس خبر کی علی وجہ البصیرۃ تردید کرتا ہوں کہ یہ خبر بھی ویسا ہی جھوٹ اور افترا اور بہتان ہے۔ جیسا کہ احمدیت کے متعلق عموماً اخبار آزاد یا زمیندار وغیرہ میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

جن معتبر حلقوں کے حوالہ سے اس غیر معتبر اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک معتبر غیر احمدی شخص (ملک عبد العزیز صاحب تحصیلدار) کو جب میں نے اخبار کی یہ خبر دکھائی تو وہ سخت حیران ہوئے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور معاملہ اسکے برعکس ہے۔ جب شوق صاحب سے ان کی امداد کو احمدیت سے ارتداد اختیار کر لینے کے ساتھ مشروط کرنے پر اصرار کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے احمدیت کو حقیقی اسلام اور اسلام کی شاندار ترقی کا واحد ذریعہ سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اسلئے یہ نہیں ہو سکتا۔ میں ممبری کی امیدواری سے دستبردار ہوتا ہوں۔ اور احمدیت کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

اس جھوٹے اخبار نے یہاں تک جھوٹ بولا ہے کہ ۹ فروری کی شب کو مولوی فضل حق صاحب کے سامنے توبہ کی۔ حالانکہ شوق صاحب اس مبینہ تاریخ یا اسکے آگے پیچھے کسی تاریخ کبھی مولوی فضل حق سے جا کر ملے ہی نہیں۔ مجھے امید ہے کہ جیسے ہی محترم شوق صاحب کو جو آجکل لاہور میں موجود ہیں۔ اس جھوٹی خبر کا علم ہوگا وہ اسکی تردید اپنے قلم سے فرما کر مخالفین کی جھوٹی خوشی کو ملیامیٹ کر دینے میں کوئی دیر روا نہیں رکھیں گے۔ محترم شوق صاحب کو مبارک ہو کہ وہ تو بار بار اپنے متعلق بیان کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ ایک کمزور اور برائے نام سے احمدی ہیں لیکن غیر احمدی انہیں ایک شہ مینارہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اب انہیں شہ مینارہ حقیقتاً بن کر دکھانا چاہیئے۔ اس خبر میں ایک عجیب لطیفہ بھی ہے۔ جو یقیناً ہر پڑھنے والے کو لطف اندوز کئے بغیر نہیں رکھے گا۔ اخبار نویس مذکور نے عبارت آرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اس طرح جماعت مرزائیہ کا ایک شہ مینارہ خاک کا تودہ بن کر آرہا"

کیا مطلب۔ یعنی شوق صاحب کا مزعومہ ارتداد خاک کا تودہ بننا ہوا۔ احمدیت سے نکل کر بقول اخبار نویس وہ "سنی" بنے گیا "سنیت" اختیار کرنا ان کے نزدیک خاک کا تودہ بننا ہے۔ شکر ہے شوق صاحب تو خاک کا تودہ نہیں بنے۔ اب یہ اخبار نویس دنیا فکر کریں کہ کیا ہیں۔ دیدۂ باید

درخواست دعا:- عزیزم چوہدری کرم الٰہی ظفر مبلغ سپین کا پچھلے ہفتہ خط ملا تھا کہ بوجہ انفلوئنزا جس کا آجکل یورپ میں بہت زور رہا بیمار رہے تھے۔ بعد میں تا حال خط نہیں ملا۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز خدا تعالیٰ انہیں اپنے مشن میں کامیاب فرما دیں۔ کیونکہ گو اب اسلامی اصول کی فلاسفی کی تا حال اجازت نہیں ملی۔ (فضل کریم از گورنمنٹ ہاؤس)

قومی خود اعتمادی

از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

یہ ایک بین حقیقت ہے کہ جس انسان میں خود اعتمادی کا وصف نہ ہو اور کشمکش حیات میں وہ ہمیشہ اپنے آپ کو غیروں کے سہارے کا ہی محتاج سمجھے وہ دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسا آدمی ہمیشہ پست ہمتی کا اور احساس کمتری کا ہی شکار رہیگا۔ خود اعتمادی کا فقدان اور غیروں کے سہارے کی آس اور تلاش انسان کو ناکارہ کر دیتی ہے اور دوسروں کا غلام بنا دیتی ہے۔ اس کے برخلاف خود اعتمادی کا وصف رکھنے والا انسان ترقی و آزادی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

یہ بات جہاں انفرادی طور پر درست ہے وہاں قومی طور پر بھی صادق آتی ہے۔ دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن کے افراد میں زیادہ سے زیادہ خود اعتمادی کا وصف نمایاں ہوتا ہے۔ وہ پھر خود بخود بتدریج ترقیات طے کرتی ہیں۔ اور غیروں کے سہارے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا کرتی ہیں۔

لیکن یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ خود اعتمادی باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ اپنے اندر پیدا کی جاتی ہے۔ عام طور پر ہوشمند والدین لائق معلم یا قوم کے بیدار مغز لیڈر اس کے پیدا کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ لیکن مذہبی دنیا میں انبیاء کے ذریعہ سے قوموں کے اندر یہ وصف پیدا ہوتا ہے۔ کسی قوم کے اندر ایک دفعہ اس کی روح چل جائے۔ تو پھر یہ ایک زبردست قومی طاقت بن جاتی ہے جب تک قومی خود اعتمادی کا خیال زندہ رہتا ہے قوم نسلاً بعد نسلٍ ترقی کرتی چلی جاتی ہے جب اس کا خیال سرد پڑنے لگتا ہے قومی زوال شروع ہو جاتا ہے۔

اس حقیقت کی بہترین مثال ہمیں عرب قوم کی تاریخ میں ملتی ہے۔ چودہ سو سال قبل کے شہر مکہ پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ اس وقت مکہ والے بالعموم نہ صرف دوسروں کے سہاروں پر بلکہ غیر طبعی سہاروں پر زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ انہوں نے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت سجا کر رکھے ہوئے تھے اور بیرونی علاقہ جات کے مشرک زائرین سے ان بتوں کی پوجا کرا کے اپنی روٹی کمایا کرتے تھے۔ مگر مکہ میں اکثریت نکمے لوگوں کی ہی تھی۔ اور وہ خود اعتمادی کے جوہر سے بالکل ناآشنا تھے۔ ان کی بسر اوقات بتوں کے سہاروں پر ہی ہوتی تھی۔ غیر شہری عرب خانہ بدوش تھے۔ باہر کی متمدن قومیں عربوں کو وحشیوں سے تعبیر کرتی تھیں اور ان کو کسی شمار میں نہیں لاتی تھیں۔

لیکن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جب انہی لوگوں میں اسلام پھیلنے لگا تو ان کے اندر پاکیزگی علم و حکمت کے علاوہ وصف خود اعتمادی بھی بڑی شان سے نمودار ہوا یہ لوگ گویا پستی سے بلندی کی طرف اُبھرے اور اسلام کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتے گئے حتیٰ کہ فتح مکہ کے واقعہ تک وہ بھول گئے تھے بتوں کے سہارے پر زندگی بسر کرنے کو انہوں نے انتہائی نفرت کے ساتھ پاش پاش کر دیا تھا۔ سارے بتوں کو اور غیر اللہ کے سہارے کو وہ مکہ والے جنہوں نے اسلام لانے سے قبل حضرت یمن کے ایک عیسائی سردار ابرہہ کے بیت اللہ شریف پر حملہ کرنے کے وقت خوف کے مارے مکہ خالی کر دیا تھا اور شہر سے باہر چلے گئے تھے وہی لوگ جب اسلام کی روح پرور اور انقلابی تعلیم سے زندہ ہو کر خود اعتمادی کے جوہر سے آشنا ہو گئے تو انہوں نے ساری قوم عرب کو حلقہ بگوش اسلام کر کے قیصر و کسریٰ کی وسیع اور ظالم سلطنتوں کو پاؤں تلے روند ڈالا تھا ...... اللہ اکبر! مشہور مقولہ ہے کہ "جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں خدا بھی ان کی مدد کرتا ہے"۔ اپنی مدد کرنے کا خیال خود اعتمادی سے ہی مستحکم ہوتا ہے۔ اسی طاقت کے ساتھ پھر مسلمان ساری دنیا پر چھا گئے تھے۔

اسلام کی پہلی صدی بہت شاندار گذری ہے۔ مسلمان فاتحین کے دلوں میں نور ایمان تھا اور ان کے قدموں میں ساری متمدن دنیا کی دولت تھی۔ دوسری صدی میں مسلمان اپنے مستقبل کے بجائے زمانہ حال پر ہی نظر رکھنے لگے تھے۔ لہذا ان کا دورِ ترقی رک گیا اور ان کی قومی جہانگیری مختلف سلطنتوں میں تقسیم ہو گئی۔ تیسری صدی میں مسلم سلاطین کے باہمی بغض و عناد اور ان کی کھلم کھلا دشمنیوں نے مسلمانوں کے عالمگیر قومی وقار کو سخت صدمہ پہنچایا تھا۔ مثلاً ۱۷۱ھ ہجری میں اسپین کے مسلمان بادشاہ نے پاپائے روم سے خفیہ امداد چاہی تھی کہ وہ بغداد کی عباسی حکومت کے خلاف اس کی مدد کرے۔ اسی طرح ۲۷۲ھ ہجری میں خلیفہ بغداد نے قیصر روم کو یہ پیغام بھیجا تھا کہ وہ اسپین کی مسلم حکومت کو تباہ کرنے کے لئے اس کا ساتھ دے۔ ان ملت کش حرکات یعنی غیر از ملت اور خائف دشمنوں سے امداد طلب کرنے کا نتیجہ کیا نکلا ...... فرمانِ الٰہی "تذھب ریحکم" کے مطابق ...... مسلمانوں کا قومی رعب و دبدبہ آئندہ کیلئے زوال پذیر ہو گیا اور ان کی شان اور عظمت جاتی رہی۔ کیونکہ دشمنان اسلام تین سو سال کی نیند کے بعد پھر جاگ اُٹھے اور مسلمانوں کی ناقابل تسخیر طاقت کے خیال کو ایک خواب گراں سمجھ کر ان کی بیخ کنی رسوائی اور بربادی کے درپے ہو گئے۔ اس طرح تیسری صدی ہجری کے بعد مسلمانوں کا قومی زوال شروع ہو گیا تھا اور پھر متواتر ایک ہزار سال تک ان کو گراتا چلا گیا۔ گویا ان کی اندرونی تفریق سے قومی طاقت ٹوٹی تو قومی جمعیت بھی گئی۔ اور آخرکار ان کی قومی خود اعتمادی کا بھی جنازہ اٹھ گیا ؎

آبرو باقی تری ملت کی جمعیت سے تھی
جب یہ جمعیت گئی دنیا میں رسوا تو ہوا

بدقسمتی سے قومی خود اعتمادی کو ضائع کر کے مسلمان پھر ہر مصیبت کے وقت ادھر ادھر کے سہاروں کی تلاش کرنے لگے کہ کوئی آئے اور ان کی منجدھار میں پڑی ہوئی کشتی کو پار لگا دے!

دورِ زوال میں نہ صرف اکثر مسلم بادشاہوں کی ذہنیت بلکہ مسلمانوں کے عام مذہبی رہنماؤں کی ذہنیت بھی پست ہو گئی تھی۔ اور وہ سمجھنے لگے تھے۔ کہ مسلمانوں کی خستہ حالی کا علاج اب بیرونی سہاروں پر ہی موقوف ہے۔ چنانچہ "حیات مسیح" کا عقیدہ بھی مسلمانوں میں اسی پست ذہنیت کی پیداوار ہے۔ عام علماء کرام کے سامنے جب کبھی مسلمان اپنی قومی تباہی اور زبوں حالی سے تنگ آکر شکوۂ ایام کرتے تو وہ بجائے کسی معقول قسم کی رہنمائی یا تلقینِ جدوجہد کرنے کے ان کو بالعموم یہی تسلی دلاتے۔ کہ فکر مت کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ وہ بحکم الٰہی تیرھویں چودھویں صدی ہجری تک نازل ہو کر تمام کافروں کو تہ تیغ کر دیں گے۔ اور ساری دنیا کے خزانے تم کو دلا دیں گے یعنی اُمت تو بے عمل ہو کر تباہ ہوئی۔ حضرت سرور کونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اسکو تباہی سے نجات دلانے کے لئے آئیں گے۔ ایک غیر قوم یعنی عیسائیوں کے پیشوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ تاکہ سارے کافروں کو تہ تیغ کر کے بے حس و بے عمل مسلمانوں کو دنیا بھر کے خزانے عطا فرمائیں کیا "ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا" ہو کر بیٹھے رہنے کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات ملا کرتے ہیں؟

پھر جائے غیرت ہے۔ کہ حضرت تاجدار انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو مدینہ منورہ میں زیر خاک مدفون ہوں۔ اور موسوی سلسلہ کے ایک تابع نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام انیس سو سال سے ابھی تک چوتھے آسمان پر "زندہ" تسلیم کئے جائیں؟ العیاذ باللہ۔ مسلمانو سوچو کس قدر ہتک ہے اس عقیدہ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی! افسوس کہ ان علماء نے کبھی خالی الذہن ہو کر اس امر پر غور نہیں کیا کہ "حیات مسیح" کا عقیدہ تو نہایت ہتک آمیز سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

عجیب بات یہ کہ عیسائیوں کے گمراہ ہو جانے کے بعد تیرہ سو سال سے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول موجود ہے...... فلما توفیتنی "ما ملکم آخر" ...... کہ اے باری تعالےٰ پھر "جب تو نے مجھے وفات دیدی" لیکن عام مولوی صاحبان کے نزدیک ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ پھر حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے دن صحابہ کرام رضؓ کا پہلا اجماع اس عقیدہ پر ہی ہوا تھا کہ "قد خلت من قبله الرسل" یعنی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے سب نبی گذر چکے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کا اس میں کوئی استثنا نہیں ہے۔ نیز حدیث شریف میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ۱۲۰ سال تک زندہ رہے۔ (کنز العمال) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انیس صدیاں گذر جانے پر بھی ان کی عمر کے ایک سو بیس سال ابھی تک ختم نہیں ہوئے ہیں؟

افسوس کہ ان حقائق کی موجودگی میں عام علماء کرام مسلمانوں کو "حیات مسیح" کا غلط عقیدہ ہی بتاتے چلے آئے اور نہیں سوچا کہ ایسی بات تو عقل کے بھی خلاف ہے۔ کوئی ذی روح جسم خاکی کے ساتھ اول تو چوتھے آسمان پر جا ہی نہیں سکتا۔ پھر وہ آسمان کونسی مادی چیز ہے۔ کہ جس پر کوئی مادی جسم والا جا کر ٹھہر سکے۔ دراصل قومی انحطاط و زوال کے بعد چونکہ قومی خود اعتمادی مسلمانوں کے اندر مفقود ہو گئی تھی۔ اور وہ غیر سہاروں کی تلاش کے عادی ہو گئے تھے۔ اس لئے مذہبی جہت سے بھی انہوں نے "حیات مسیح" کے غلط عقیدہ میں ایک غیر طبعی سہارے کی پناہ ڈھونڈ لی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر "زندہ" سمجھ کر آخری زمانہ تک ان کی آمد و امداد کے منتظر ہو گئے۔ کہ بس وہی نازل ہو کر ملت کا بیڑا پار کریں گے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ امت خیر الانام کو کسی خلاف عقل عقیدہ کی یا موسوی سلسلہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ خداوند رحیم و کریم خود اس امت کا نگہبان ہے۔ اور ہر حال میں وہی اس کا حقیقی سہارا ہے۔ لہٰذا مایوس نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ یقین رکھنا چاہیئے تھا۔ کہ جس طرح شروع سے وہ بنی نوع انسان کی بہتری کے سامان کرتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح اب بھی کرے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فی الواقع اس زمانہ میں بھی خدائے ذوالجلال نے اپنی قدیم سنت کے مطابق مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کا انتظام فرما دیا ہے۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

مذہبی قوم کا احیاء چونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے

. . . .

بذریعہ مامور و مرسل ہی کیا کرتا ہے۔ اس لئے تیرھویں صدی ہجری کے اخیر میں حسب وعدہ "استخلاف" اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماتحت اور آنحضور صلعم کی کامل اتباع اور غلامی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امت محمدیہ کے اندر مبعوث فرما دیا۔ تاکہ مسلمان پھر خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ پھر خدا اور خدا کے رسولؐ کے پاک حکموں کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ اور پھر اسلاف کی طرح دولت ایمان سے مالا مال ہو کر قومی خود اعتمادی کا سبق سیکھ لیں۔ اور متحد ہو کر بذریعہ تبلیغ اسلام ساری دنیا پر اسلامی پرچم لہرا دیں۔

چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور امام مہدی ہوں۔ خدا اور خدا کے رسول کی تصدیق میرے ساتھ ہے۔

میرا آنا عین وقت پر ہوا ہے۔ اور میں تجدید و احیاء اسلام کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آپ نے بشارت دی۔ ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے بعد تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کرتے ہوئے جہاں مسلمانوں کو یہ تلقین فرمائی کہ وہ دوبارہ صدق دل سے اسلام کی طرف عملی طور پر رجوع کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ اور وہ پھر سے دینی اور دنیوی انعامات کے وارث بنیں۔ وہاں روشن دلائل اور براہین قاطعہ کے ساتھ غیر مسلم اقوام کو بھی دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے اسلام کی مدافعت میں ایک نہایت زبردست اور شاندار لٹریچر تصنیف کر کے شائع فرمایا۔ نیز جماعت احمدیہ کے اندر اسلام کی تبلیغ کے لئے وہ والہانہ جوش پیدا کر دیا۔ کہ آج اسکی نظیر ساری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ قومی خود اعتمادی کی ایک زبردست روح جماعت احمدیہ کے اندر موجود ہے۔ اور آج یہی جماعت ایشیا میں اور یورپ میں۔ افریقہ میں اور امریکہ میں نیز مختلف جزائر میں کمال جانفشانی کے ساتھ بذریعہ تبلیغی جہاد اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے میں مصروف و منہمک نظر آتی ہے۔ دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی منشاء عالیہ کے ماتحت اور اس کے فضل و رحم کے ساتھ ہی وقوع پذیر ہوا ہے۔ انسانی تدبیروں کا اس تحریک میں کوئی دخل نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ کو بھی مخلصانہ طور پر دعوتِ عمل دیتی ہے۔ کہ وہ بھی تبلیغ اسلام کے مبارک فریضہ کو متفق و متحد ہو کر سرانجام دیں۔ مسلمان دنیا کے پیچھے چل کر یقیناً کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ ان کی ترقی کا راز قال اللہ وقال الرسول کی سچی اتباع کرنے اور دینِ اسلام کی سچی خدمت بجا لانے میں مضمر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ تفریق کی راہوں کو بالکل ترک کر دیں۔ اور سب مل کر قومی عزم اور قومی خود اعتمادی کے ساتھ خدمت اسلام میں منہمک ہو جائیں۔ تاکہ دنیا میں کفر کی طاقت ٹوٹے۔ اور اسلام سربلند ہو۔ اللہم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ایک عالمی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے

واشنگٹن ۲۶ر فروری۔ ریاست ہائے متحدہ کی عدالت العالیہ کے ایسوسی ایٹ جسٹس مسٹر ٹام کلارک نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ایک ایسی عالمی جامعہ کا قیام عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ جہاں کے تمام ملکوں کے طلباء کو "آزادی اور صداقت" کے ماحول میں تعلیم دی جائے۔ واشنگٹن میں ایک تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ دنیا میں جمہوریت کو محض فوجی طاقت کے بل بوتہ پر مستحکم نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کے لئے یہ امر بھی ضروری ہے۔ دنیا کی لوگوں میں وسیع بنیادوں پر روحانی اور ذہنی مفاہمت کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ عالمی جامعہ سے متعلق اپنے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ "اس امر کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ کہ ایک ایسی جامعہ سے تعلیم پانے والے طلباء کیا بہترین اثرات لے کر اپنے وطن لوٹیں گے۔ اور نتیجہ ایک بہترین اور پرامن دنیا کی تشکیل میں ایک بڑا حصہ ادا کریں گے۔ (ی۔س۔ا۔س)

مسئلہ کشمیر کے بارے میں جلد سے جلد سمجھوتا ہو جانا چاہیئے

لیک سیکسس ۲۶ر فروری۔ حفاظتی کونسل میں امریکی مندوب مسٹر ارنسٹ اے گراس نے تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں دونوں حکومتوں کے درمیان مکمل اتفاق رائے حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس مسئلہ کو دونوں حکومتوں کی رضامندی حاصل کئے بغیر حل کرنے کی کوشش نہایت ناخوشگوار صورت حال پیدا کر سکتی ہے۔ اور دونوں حکومتوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کے قیام میں سد راہ ثابت ہوگی۔ جو پورے جنوب مغربی ایشیا میں امن اور تحفظ کی مؤثر حفاظت کے منصوبوں کو شرمندۂ تکمیل نہ ہونے دیگی۔ (ی۔س۔ا۔س)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری ہمشیرگان عزیزہ مسعودہ رشید و عزیزہ فہمیدہ رشید اس سال میٹرک اور نویں کلاس کا امتحان دے رہی ہیں۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو عزیزگان کی امتحان میں شاندار کامیابی اور صحت و عمر کے لئے دعا کریں

(شیخ جمیل احمد رشید ۶ ٹالٹن روڈ ۔ لاہور)

(۲) میرے بچے عموماً بیمار رہتے ہیں خصوصاً میرا بڑا لڑکا عزیزی لطیف احمدؐ زیادہ کمزور ہو گیا ہے احباب بچوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں

(محمد حمید احمد ریڈیو، الیکٹرک ہاؤس فورٹ کراچی صدر)

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۵ فروری کل چار بجے شام پاکستان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ پاکستان کی طرف سے مسٹر اکرام اللہ اور ہندوستان کی طرف سے مسٹر پلاٹے نے معاہدے پر دستخط ثبت کئے۔ اس معاہدے کے مطابق پاکستان ہندوستان کے لئے دوسری چیزوں کے علاوہ پٹ سن کپاس اور غلہ ارسال کرے گا۔ اور ہندوستان پاکستان کے لئے جو بڑی اجناس بھیجے گا ان میں سیمنٹ کوئلہ فولاد کپڑا بھی شامل ہے۔

مسٹر اکرام اللہ اور مسٹر پلاٹے کی طرف سے مشترک طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ان میں سے چند ایک اشیاء کی تجارت کے لئے دونوں ملکوں میں عام کھلے لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ معاہدے میں ادائیگی کے طریقے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کل ۵ بجے شام کراچی اور نئی دہلی میں معاہدے کی تفصیل شائع ہو جائے گی

معلوم ہوا ہے کہ کل ۵ بجے شام ہندوستانی نمائندہ عازم دہلی ہو گیا۔

کل کراچی میں مجلس وزراء کا ایک اجلاس مسٹر غلام محمد وزیر مالیات کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ فضل الرحمٰن وزیر تجارت اور پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک زراعت نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں اس معاہدے پر غور کیا گیا اور اس کی تصدیق بھی کی گئی امید کی جاتی ہے کہ کل صبح ہندوستانی کابینہ کا اجلاس منعقد ہو گا جس میں اس معاہدے کی تصدیق کی جائے گی۔ اس معاہدے پر ۲۸ فروری یا یکم مارچ سے عمل شروع ہو جائے گا۔ معاہدہ ایک سال کیلئے کیا گیا ہے۔

پاکستان کی کرنسی پالیسی پر اظہار تحسین

لنڈن ۲۶ فروری۔ برطانوی اخبار "سٹیٹسمین" نے پاکستان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدے پر تبصرہ کرتے لکھا ہے کہ دنیا میں خام مال کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں جن کی وجہ سے روپے کی قیمت کم نہ کرنے سے متعلق حکومت پاکستان کا اقدام حق بجانب ثابت ہوا ہے۔ اب حکومت پاکستان کے لئے اپنے روپے کے لئے وجہ جواز پیدا کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ دنیا کی اقتصادی حالت اس روپے کو خود ہی حق بجانب قرار دے رہی ہے۔

افغانستان کے عوام کا مطالبہ

پشاور ۲۶ فروری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سردار علی محمد خان قائم مقام وزیر اعظم افغانستان کو ملک بھر سے خطوط مل رہے ہیں۔ جن میں ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روضہ مبارک کی مرمت کے لئے ایک فنڈ کھولیں۔ ان خطوط میں مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس وقت تک نام نہاد پختونستان کے لئے جو روپیہ جمع کیا گیا ہے وہ مرمت فنڈ میں شامل کیا جائے۔

آٹا ۷۴ روپے من!

مظفر آباد ۲۶ فروری۔ اطلاع ملی ہے کہ حال ہی میں ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں غذائی اجناس کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے کرگل کے علاقہ میں گیہوں ۷۴ روپے فی من فروخت ہو رہا ہے حالانکہ آزاد کشمیر میں اس کا نرخ نو روپے آنے فی من ہے

مقبوضہ کشمیر کے مذکورہ بالا علاقے میں اس کی کنٹرول قیمت ۱۲ روپے فی من ہے۔ لیکن کنٹرول کی وجہ سے یہ دستیاب نہیں ہوتا اور صرف سرکاری افسر ہی اسے خرید سکتے ہیں۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں گوشت کا نرخ ساڑھے تین روپے فی سیر ہے۔

ملک سر محمد امین وفات پا گئے

شمس آباد ۲۶ فروری۔ مرکزی مجلس دستور ساز (ہندوستان) کے سابق ممبر (دیکھئے صفحہ ۳) ... ہندوستان اور ریلوے بورڈ ہندوستان (د ص)

۲۲ سو مہاجرین کی ہندوستان کو روانگی

کراچی ۲۶ فروری۔ وزارت مہاجرین و بحالیات کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کراچی اور لاہور سے علی الترتیب ۱۲ سو اور ایک ہزار مہاجرین کو لیکر ریل گاڑیاں ۲۶ فروری کو ہندوستان روانہ ہوں گی ۲۶ فروری سے جو لوگ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر ڈیپوٹ سے رابطہ قائم کریں گے انہیں اس گاڑی میں ہندوستان روانہ ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ جو لوگ ان سے رابطہ قائم کر سکیں گے انہیں ۱۲ مارچ کی گاڑی میں بھیجا جائیگا

اسرائیل میں آزاد آمد و رفت

بیروت ۲۶ فروری لبنانی وزارت خارجہ نے ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست مرتب کی ہے جنہیں اقوام متحدہ کے ممبری اور اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کے رکن کی حیثیت سے نقورہ سے اسرائیل آنے جانے کی عام اجازت ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر کسی شخص نے ان مراعات سے فائدہ اٹھا کر دشمن کو مدد دینے یا اپنے ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہا ...

پاکستان اتحاد کی بدولت ہوا ہے

لائل پور ۲۶ فروری۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو اتحاد کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان مسلمانوں کے اتحاد کی بدولت قائم ہوا ہے اور پاکستان کو خوشحال بنانے کے لئے پہلے سے زیادہ اتحاد کی ضرورت ہے۔ پاکستان نے اس وقت تک جو کامیابی حاصل کی ہے دنیا اس کی مداح ہے۔ اسلامی ملکوں کے اتحاد کا نظریہ مقبول عام ہو رہا ہے۔ آپ نے بکری ٹیکس سے متعلق تاجروں کے مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حکومت اس معاملے پر پوری طرح غور کرے گی حکومت کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی جس سے تاجروں کے مفاد کو نقصان پہنچے۔ اس کے بعد مسٹر لیاقت علی خاں عازم نوشاب ہو گئے۔

کشمیر کے لئے چندہ

راولپنڈی ۲۶ فروری۔ وزارت امور کشمیر کی جانب سے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا گیا۔

حکومت پاکستان کو معلوم ہوا ہے کہ کچھ غیر مجاز اشخاص اور انجمنیں کشمیر کے لئے عوام سے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ چونکہ اس بات کا امکان ہے کہ اس چندہ کا کچھ حصہ خورد برد کر دیا جائے گا۔ اس لئے عوام کی توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کرائی جاتی ہے کہ گورنر جنرل پاکستان کی زیر صدارت ایک کشمیر فنڈ پہلے ہی سے قائم ہے۔ اس لئے تمام مالی عطیات نقد یا چیک اور ڈرافٹ کی صورت میں وزارت امور کشمیر کے جوائنٹ فنانشل ایڈوائزر کو ارسال کرنے چاہئیں جو کشمیر فنڈ کے خزانچی ہیں۔ اشیاء اور تحائف آنیبر انچارج سب ڈپو۔ ڈی ای۔ وی کالج بلڈنگ راولپنڈی کو روانہ کرنے چاہئیں۔ جو وزارت امور کشمیر کی زیر نگرانی ہے۔ تمام عطیات روانہ کرنے والوں کو رسیدیں ارسال کی جاتی ہیں۔

مقدمہ قتل راولپنڈی کی تاریخ ۲۶ اپریل ۲۷ مقرر ہوئی ہیں احباب دعا کریں کہ مقدمہ کامیابی سے سرانجام ہو۔ اور قاتل اپنی سزا پائے۔ مفضل کریم

حضرت خدیجہؓ کا تاریخی مکان!

قاہرہ ۲۶ فروری۔ مکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلطان ابن مسعود نے مکہ کے ایک سابق میئر شیخ عباس القطان کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ نبی کریمؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے تاریخی مکان میں درس قرآن کا مکتب قائم کر دیا جائے۔

روایت کے مطابق یہ وہی مکان ہے۔ جس میں نبی کریمؐ پر نزول وحی ہوتا تھا۔ سلطان نے شیخ کو اسکی بھی اجازت دی ہے کہ اس مقام پر جہاں وہ مکان تھا۔ جس میں نبی کریمؐ کی ولادت ہوئی تھی۔ ایک عام کتب خانہ تعمیر کیا جائے (اسٹار)

دہلی میں غالب کی یادگار قائم کی جائیگی

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ اردو کے بہت بڑے شاعر مرزا غالب کی یادگار نظام الدین میں ان کے مقبرہ کے پاس ہی بنائی جانے والی ہے۔

یہ یادگار انجمن ترقی اردو تعمیر کرنے والی ہے انجمن کی جنرل سیکرٹری مس حمیدہ سلطانہ نے بتایا ہے کہ اس یادگار کے لئے ایک عمارت بنائی جائے گی۔ جس میں ایک کتبخانہ اور انجمن کے لئے ایک تحقیقاتی مرکز ہو گا۔

مس حمیدہ نے بتایا کہ اس یادگار کی تعمیر کا کام آئندہ چند ہفتوں میں شروع ہو جائے گا۔ اور توقع ہے کہ سال کے آخر تک یہ کام مکمل بھی ہو جائے گا

مرزا غالب ۱۸ فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں فوت ہوئے (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کیلئے لباس

لیک سکسیس ۲۶ فروری۔ اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل ہارورڈ کینڈی نے فلسطینی عرب پناہ گزینوں کے لئے کپڑوں کی جو اپیل کی تھی۔ اسکے جواب میں امریکہ کے رضاکار امدادی اداروں نے پناہ گزینوں کے لئے تقریباً ۰۰۰،۱۰ پاؤنڈ کے کپڑے روانہ کئے ہیں۔ آسٹریلیا اور برطانیہ کے امدادی اداروں نے بھی کپڑوں کی بڑی مقدار اکٹھی کی ہے (اسٹار)

(د ص) کے مطابق ملک سر محمد امین کل رات شمس آباد میں وفات پا گئے۔